اور سلجوقیہ کے زمانہ عروج مین نمودار ہوئی — بقول شبلی نعمانی ——— " شاعری کے چمن مین ہجو کا خارزار اسی عہد کی یادگار ہے جس کے چمن آرا انوری اور سوزنی ہین [1] " ——— لیکن انوری اور سوزنی کے ہان ہجو کا بہاؤ بہت تیز ہے اور یہ بیشتر اوقات فحش گوئی اور گالی گلوچ کی سرحدون تک جا پہنچی ہے — انوری کے متعلق تو خاص طور پر یہ مشہور ہے کہ ذرا کسی سے رنجیدہ ہوا اور اسی کی ہجو لکھ ڈالی — اردو شاعری کے سودا نے تو خاص طور پر انوری سے اثر لیا — چنانچہ نہ صرف یہ کہ سودا کی گھوڑے کی ہجو انوری کے گھوڑے کی ہجو کی تقلید مین ظاہر ہوئی بلکہ انوری کے بہت ہجویہ انداز کو بھی سودا نے تقلید کے قابل سمجھا اور ایسی بہت سی ہجوین لکھین جو آج کے زمانے مین قطعاً ناقابل قبول ہین —

فارسی ہجو کے مزاج مین تبدیلی کمال اسمعیل خلاق المعانی اصفہانی کی رہین منت ہے — ہجو جو سوزنی اور انوری کے ہان بد معاشون کی زبان کا درجہ اختیار کر گئی تھی کمال نے اس مین اعتدال اور توازن پیدا کیا اور اسے اس درجہ قابل قبول بنایا کہ جس شخص کی ہجو کی جاتی تھی وہ خود بھی اس سے لطف اندوز ہوتا تھا — چنانچہ کمال کو یہ کمال حاصل ہے کہ اس کی ہجو کے ڈانڈے ابتذال اور فحش گوئی سے کٹ کر مزاح اور سچی ظرافت کی سرحدون سے جا ملتے

---

۱ — شبلی نعمانی ——— شعر العجم جلد اول ص ۱۸۱